Fatwa No. 003

Downloaded By Madaarimedia.com

Date :

HDI.R.1/798

کروناوائرس لاک ڈاؤن میں نماز کیسے پڑھیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلۂ ذیل میں کہ موجودہ حالات میں کروناوائرس جیسی خطرناک ومہلک بیماری سے بچنے کے لیے حکومت نے پورے ملک میں لاک ڈاؤن جنتا کرفیو دفعہ ۱۴۴/ نافذ کردیا ہے جس کی وجہ سے ۵/ افراد ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے ہیں قانوناً جرم ہے، اس بنیاد پر تمام دھرم کی عبادت گاہوں کے ساتھ ساتھ مسجدوں میں بھی تالے لگ گئے ہیں صرف ۴/ لوگوں کی اجازت ہے اگر مسجد میں زیادہ لوگ جمع ہوتے ہیں تو کیس درج کردیا جاتا ہے اور بعض جگہ بھیڑ کی وجہ سے مسجد سے نکال نکال کر پیٹا گیا ہے تو انتظامیہ کی نافذ پابندیوں سے حقِ مسجد تو ادا ہوجاتا ہے اور نمازِ پنجگانہ سے مسجدیں آباد بھی ہیں مگر جمعہ کا مسئلہ بہت پیچیدہ نظر آتا ہے کہ جمعہ کے لیے "اذن عام" کی شرط ہے یعنی دروازہ کا کھلا رہنا بلا روک ٹوک موجودہ حالات میں دروازہ کھولا نہیں جاسکتا ہے ورنہ عوامی اژدھام کا اندیشۂ مرض بھی ہے اور قانونی دشواری کا باعث بھی ہے۔ لہٰذا اس صورت حال میں دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا بحالتِ مجبوری چند لوگ مسجد کا دروازہ بند کرکے نماز جمعہ ادا کرلیں؟ نیز ایسے سنگین حالات لاک ڈاؤن کی وجہ سے چند لوگوں کے ساتھ کسی کے مکان میں نمازِ جمعہ ادا کریں تو اس کی اجازت ہوگی یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

المستفتی: حافظ محمد ابو طلحہ قادری، ممبئی، مہاراشٹرا

اَلْجَوَابُ : بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(۱)

جمعہ قائم کرنے کے لیے کم از کم چار افراد ہوں، ایک امام تین مقتدی اور اذن عام بھی ہو تو نمازِ جمعہ صحیح و درست ہے۔ موجودہ تشویشناک حالات میں لاک ڈاؤن جنتا کرفیو کے سبب مساجد کے دروازوں کا بند کرنا یہ انسانوں کو کروناوائرس (جراثیم) کے مضر و مہلک اثرات سے بچانے اور قانونی دشواری سے حفاظت کے لیے ہے نہ کہ نماز و جماعت سے روکنے کے لیے، لہٰذا مسجد کا دروازہ بند کرنا نمازِ جمعہ کے ساتویں شرط "اذنِ عام" کے منافی نہیں ہے جیسا کہ عورتوں کا اندیشۂ فتنہ اور موذی کا اندیشۂ ایذا کے سبب مسجد میں آنے کی ممانعت ہے جو اذن عام کے منافی نہیں اور جمعہ صحیح و درست ہے، ویسے ہی کروناوائرس کے ضرر و ہلاکت کی وجہ سے اور عام انسانی برادری کو قرب و اختلاط سے روکنے کے لیے دروازۂ مسجد بند کرنا اذن عام کے منافی نہیں ہے۔

درمختار میں ہے: فَلَا یَضُرُّ غَلْقُ بَابِ الْقَلْعَۃِ لِعَدُوٍّ اَوْ لِعَادَۃٍ قَدِیْمَۃٍ لِاَنَّ الْاِذْنَ الْعَامَّ مُقَرَّرٌ لِاَھْلِہٖ وَغَلْقُہُ لِمَنْعِ الْعَدُوِّ لَا الْمُصَلِّیْ نَعَمْ لَوْلَمْ یُغْلَقْ لَکَانَ اَحْسَنَ کَمَا فِیْ مَجْمَعِ الْاَنْھُرِ مَعْزِیًّا لِشَرْحِ عُیُوْنِ الْمَذَاھِبِ "۔[درالمختار، ج:اوّل، ص:۶۰۱، باب الجمعۃ] ترجمہ: کسی دشمن کی وجہ سے یا قدیم تعامل کی وجہ سے قلعہ کا گیٹ بند کر دینا اذن عام میں مضر نہیں ہے اس لئے کہ اذن عام اہل شہر کے لیے ثابت ہے اور گیٹ بند کرنا دشمن کو روکنے کے لیے ہے، ہاں اگر گیٹ بند نہ کیا جائے تو اچھا ہوگا جیسا کہ مجمع الانہر شرح عیون المذاہب کے حوالے سے ہے۔ اسی طرح ردالمحتار میں ہے :فَلَایَضُرُّ اِغْلَاقُہُ لِمَنْعِ عَدُوٍّ اَوْ لِعَادَۃٍ کَمَا مَرَّ۔ ط۔[طحطاوی ردالمحتار۔ ج:اول، ص:۶۰۱، باب الجمعۃ] ترجمہ: دشمن کو روکنے کے لیے یا قدیم تعامل کی وجہ سے حاکم کا قلعہ کا گیٹ بند کرانا اذن عام میں خلل انداز نہیں۔

(۲)

جمعہ قائم کرنے کا اختیار سلطانِ اسلام یا اُس کے نائب کو ہے ایسا نہیں ہے کہ دو چار لوگ کسی کو امام مقرر کر کے جمعہ قائم کر لیں۔ جمعہ کو دیگر نمازوں کی طرح سمجھنا کہ جس نے چاہا نیا جمعہ قائم کر لیا اور جس نے چاہا پڑھا دیا یہ نا

جائز ہے کہ جمعہ شعائرِ اسلام سے ہے اور جامع جماعت ہے گھر گھر ہونے سے وہ شوکت اسلامی باقی نہیں رہتی جو اجتماع میں ہوتی ہے یہ تو شہر میں دفعِ حرج کے لیے تعدّد جائز رکھا گیا ہے، تو خواہ مخواہ جماعت پراگندہ کرنا اور گھر گھر جمعہ قائم کرنا ہرگز مناسب نہیں ہے۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ وجوبِ جمعہ کے لیے گیارہ شرطیں ہیں ان میں سے اگر ایک بھی نہ پائی گئیں تو واجب نہیں مگر پڑھے گا تو ہو جائے گی ان میں سے (دسویں شرط ہے خوف کا نہ ہونا) اگر بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا ڈر ہے یا مفلس قرضدار کو قید ہونے کا ڈر ہے تو اس پر جمعہ واجب نہیں تو جب ایسے حالات میں اجتماعیت سے وائرس کے منتقل ہونے کا خوف واندیشہ ہے نیز دوسری طرف قید وبند اس پر مستزاد ہے تو ایسی صورت میں جمعہ واجب نہیں بلکہ اپنے اپنے گھروں میں تنہا تنہا نمازِ ظہر ادا کریں۔

طحاوی شریف میں ہے: ولایقوم بہا الا ذو سلطان "۔ [مختصر الطحاوی، ص:۳۵، المعارف النعمانیۃ حیدرآباد] **مختصر القدوری میں** ہے: ولاتجوز اقامتہا الابالسلطان اومن امرہ السلطان "۔ [مختصر القدوری، ص:۱۰۱، مؤسسۃ الریان] **امام ابوالبرکات نسفی علیہ الرحمہ** فرماتے ہیں: والسلطان او نائبہ "۔ [کنز الدقائق، ص:۱۸۹، دارالبشائر الاسلامیۃ / کتاب الکافی فی شرح الوافی، ص: ۹۸، مخطوطۃ] **امام ابراہیم حلبی علیہ** الرحمہ فرماتے ہیں: لاتصح الابستۃ شروط المصراوفناءہ والسلطان اونائبہ "۔ [ملتقی الابحر، ص:۱۳۳، دارالبیروتی] **صدرالشریعہ امام عبید اللہ بن مسعود علیہ الرحمہ** فرماتے ہیں: والسلطان اونائبہ"۔ [نقایۃ، ص:۴۶، مخطوطۃ، جامعۃ الملک السعود] **امام عبد اللہ موصلی علیہ** الرحمہ فرماتے ہیں: ولابد من السلطان اونائبہ "۔ [مختار مع الاختیار، ج:۱، ص:۲۷۴، الرسالۃ العالمیۃ] **امام مظفر الدین ابن ساعاتی علیہ** الرحمہ فرماتے ہیں: ونشرط المصراوفناءہ والوالی "۔ [مجمع البحرین وملتقی النیرین، ص: ۱۵۹، دارالکتب العلمیۃ] **علامہ شرنبلالی علیہ الرحمہ** فرماتے ہیں: ویشترط لصحتہا ستۃ اشیآء المصراوفناءہ والسلطان اونائبہ" کہ جمعہ کے شرائط میں سلطان اسلام یا اس کے نائب کا ہونا ہے"۔ [نورالایضاح، ص: ۲۶۳، مکتبۃ المدینۃ] **امام ابو اللیث سمرقندی رضی اللہ عنہ** فرماتے ہیں: وان اجتمعت العامۃ علی ان قدموا رجلا لم یامر القاضی بہ ولاخلیفۃ المیت لم یکن لہم جمعۃ "کہ عام لوگ جمع ہوئے اور کسی ایسے آدمی کو امامت کے لیے بڑھادیا جو نہ تو قاضی کا ماذون تھا نہ ہی مرنے والے سلطان کا نائب تھا تو ان کا جمعہ نہیں ہوگا بایں ہمہ کہ ہمارا ہندستان دارالاسلام ہے مگر یہاں نہ تو بادشاہ اسلام ہے نہ اس کا نائب، فہلذا یہاں اعلم علمائے بلد بادشاہ اسلام کا قائم مقام ہے۔ [عیون المسائل، ص:۳۰، دارالکتب العلمیۃ] **تنویر الابصار ودر مختار میں** ہے: یشترط لصحتہا سبعۃ اشیاء الاوّل

المصروفناءوالثانی السلطان اومامورہ باقامتھا ”۔ کہ صحتِ جمعہ کے لئے سات چیزیں شرط ہیں: ایک یہ شہر اور فناء شہر، دوسری سلطان یا اقامت جمعہ پر اس کی طرف سے کوئی مامور ہو۔[در مختار، باب الجمعہ، مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی]

مذکورہ دلائل و تشریحات سے واضح ہوا کہ چند لوگوں کے ساتھ اس طرح کسی کے مکان میں جمعہ قائم کرنا درست نہیں اور نہ ہی اس کی اجازت ہے۔

لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ حکومتِ ہند نے جتنے لوگوں کو جمعہ اور جماعت مسجد میں قائم کرنے کی اجازت دی ہے اس پر عمل کریں اور باقی لوگ اپنے اپنے گھروں میں جمعہ کے بدلے تنہا تنہا نمازِ ظہر پڑھیں، ورنہ خلاف ورزی کی صورت میں اسلام و مسلمان کی عزّت و آبرو پر آنچ آسکتی ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم ﷺ

کتبہ

سید مشرف عقیل غفرلہ

ہاشمی دار الافتاوالقضا، موہنی شکر ہولی، تھانہ: نانپور، ضلع سیتامڑھی، بہار (الہند)

۰۵ / شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ / مطابق ۳۱ / مارچ ۲۰۲۰ء بروزِ منگل

Hashmi Darul Ifta

ھاشمی دار الافتاء

Mohani, Mahua Gachi, Sitamarhi, Bihar - 843326

MUFTI SYED MOSHARRAF AQUIL

نوٹ

اس فتوی کو اور دیگر تمام ھاشمی دار الافتاء سے شائع ہونے والے فتووں کو

MADAARIMEDIA.COM پر پڑھ سکتے ہیں اور ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں